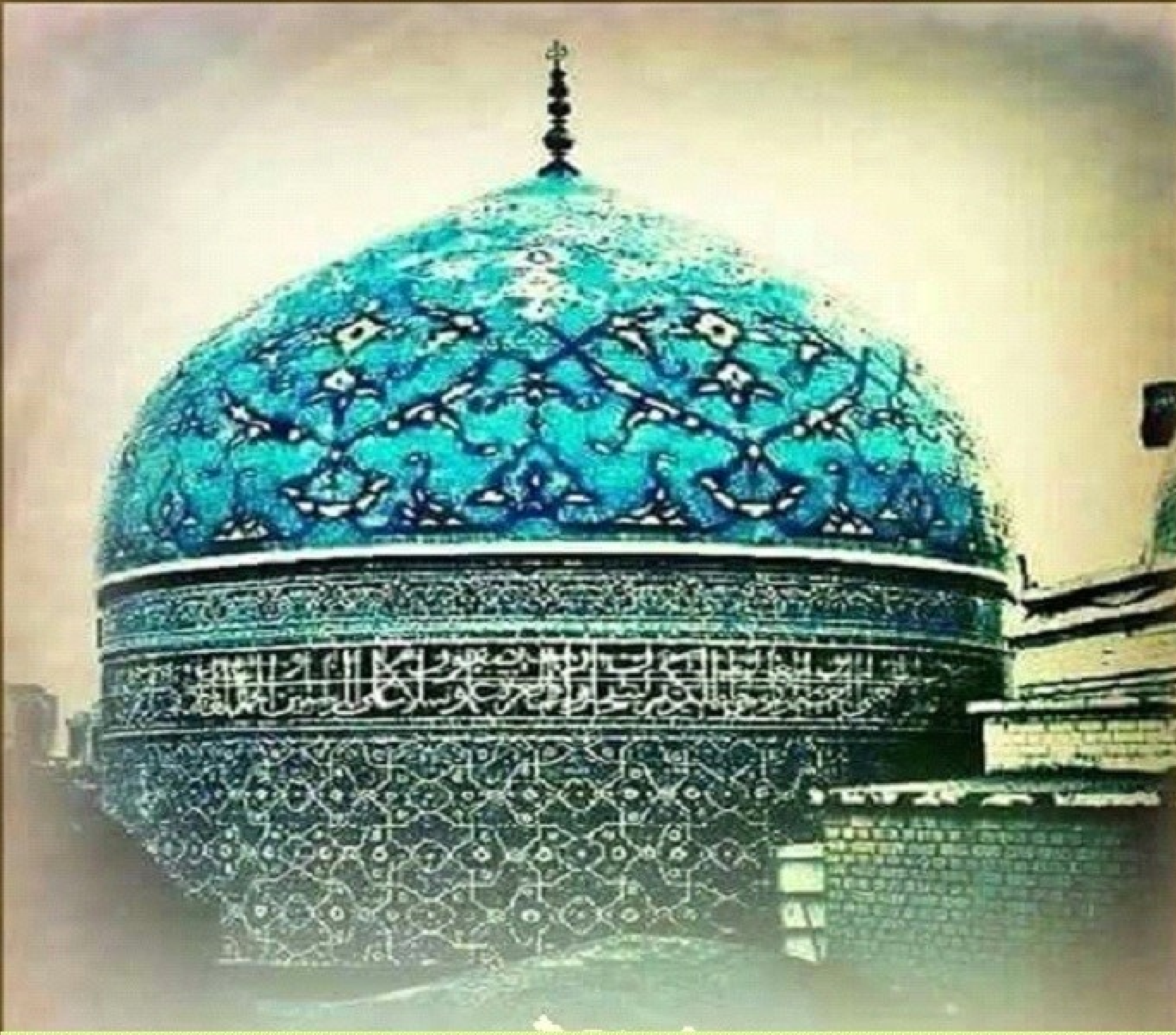


اربعین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

مئولف:نعمان محمود قادری

بزم فیضانِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اس کتاب کے متعلق اپنی رائے دینے یا پھر اغلاط کی نشاندہی کیلئے 0345-6018580 پر مسیج یا کال کیجئے یا پھر اِس نمبر 0311-2621910 پر واٹس ایپ کیجئے۔

پیش لفظ

اللہ رب العالمین نے حضرت انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور اسی نوعِ انسان سے بہت خوش نصیب وہ ہوئے جنہوں نے اللہ اور اسکے رسول ﷺ پر ایمان لا کر مسلمان ہونے کا شرف حاصل کیا۔ انہی ایمان والوں سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿اے ایمان والوں! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔ (ال عمران آیت ۱۰۲)﴾

اس میں کوئی شک نہیں کہ گروہِ انسان میں سب سے افضل جو لوگ ہیں وہ مسلمان ہی ہیں۔ اب مسلمانوں میں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے درجات رکھے ہیں۔ جیسے کہ حضرت انبیاء کرام علیہم السلام سب سے افضل گروہ ہیں اسکے بعد اللہ کے وہ نیک بندے جن کو اصحاب النبی ﷺ و اولیاء کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔

اللہ پاک قرآن میں اپنے اولیاء کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

﴿بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ وغمگین ہونگے۔ (سورہ یونس آیت ۶۲)﴾

اللہ پاک قرآن میں ہمیں اولیاء کی صحبت اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

﴿تم اُن لوگوں کی صحبت میں بیٹھا کرو جو صبح وشام اپنے رب کو یاد کرتے ہیں، اُس کی رضا کے طلبگار رہتے ہیں، اِن کے پاس سے اپنی نگار کو مت پھیرو، کیا تو دنیاوی زندگی کی آرائش چاہتا ہے؟ اور تو اُس شخص کی اطاعت بھی نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی ہوائے نفس کی پیروی کرتا ہے اور اُسکا حال حد سے گزر گیا ہے۔ (سورہ الکھف آیت ۲۸)﴾

اللہ پاک کے محبوب بندوں کا ذکر احادیث میں بھی متعدد جگہ ملتا ہے جیسے کہ حدیث صحیح میں آتا

ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام کو فرماتا ہے کہ اللہ فلاں فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تم سب لوگ بھی اِس سے محبت رکھو، چنانچہ جبرائیل علیہ السلام بھی اُس سے محبت کرتے ہیں ۔پھر جبرائیل علیہ السلام تمام اہلِ آسمان کو پکارتے ہیں کہ اللہ فلاں فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تم سب لوگ بھی اِس سے محبت رکھو، چنانچہ تمام آسمان والے بھی اُسے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اسکے بعد روئے زمین والے بھی اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔

(صحیح البخاری:۳۲۰۹)

ایک اور جگہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اُسے میری طرف سے اعلانِ جنگ ہے۔ میرا بندہ مجھ سے قریب ہوجاتا ہے جب وہ اپنے مذہبی فرائض ادا کرتا ہے جو ہم نے اُس پر فرض کیئے ہیں اور میرا بندہ اور میرے نزدیک ہوجاتا ہے اِس طرح سے میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اُس سے محبت کرتا ہوں تو میں اُسکے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اُس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اسکے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ کام کرتا ہے اور اُسکے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ جب وہ مجھ سے سوال کرتا ہے میں اِس کو عطا کرتا ہوں۔ جب وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو میں اُسکو پناہ دیتا ہوں۔

(صحیح البخاری:۶۵۰۲)

الغرض حضرات اولیاء کرام کا مقام ومرتبہ اللہ تعالیٰ کے حضور بہت بلند وبالا ہے۔ یوں تو اِس امت میں بہت بڑے بڑے اللہ کے محبوب گزرے ہیں لیکن حضراتِ صحابہ وتابعین کے بعد جس شخصیت کو ہم اکثر کثرت سے عرب وعجم میں ذکرِ خیر سنتے آئے ہیں، انہیں دنیا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نورانی المعروف غوث الاعظم کے نام سے جانتے ہیں۔ جن کے کمالاتِ

روحانی اور مرتبتِ علمی کی بناء پر اُس وقت کے اجلہ علماء اور روحانی علم کے طلبگاروں نے فیض حاصل کیا۔ حضور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فنِ علوم القرآن و ترویج احادیث اور علمِ المعرفت کی بناء پر رہتی دنیا میں غوث الاعظم کے نام سے معروف ہوگئے۔

قارئین کرام! یوں تو آپ نے غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بے شمار کرامات سنیں اور پڑھی ہونگی لیکن یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ حضرت شیخ باکرامت ولی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم محدث اور عالم بھی ہیں اور اِسی بات کو لوگوں پر ظاہر کرنے کیلئے ہم نے یہ رسالہ (اربعین شیخ عبدالقادر) کے نام سے لکھنے کی کوشش کی ہے۔ جس میں ہم شیخ کے سند سے چالیس احادیث جمع کی ہیں، اللہ کے فضل و کرم سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت اِس تصنیف کو مئولف کی بخشش اور مغفرت کا ذریعہ بنائے اور اِس چھوٹی سے کاوش کو اپنی بارگاہِ عالیہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

محمد حسان رضا قادری

تعارف غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

نام: عبدالقادر	کنیت: ابوصالح
والد کا نام: ابوصالح موسیٰ جنگی دوست	دادا کا نام: عبداللہ بن یحییٰ الزاہد
سنہ پیدائش: ۴۷۱ ہجری	جائے پیدائش: جیلان (فارس)
جائے وفات: بغداد (عراق)	سنہ وفات: ۵۶۱ ہجری

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی خاتم الانبیاء ﷺ سے نسبت:

آپ نجیب الطرفین ہیں (یعنی اپنے والد اور والدہ دونوں کی جانب سے سید ہیں۔)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی اپنے والد محترم (حضرت ابو موسیٰ) کی جانب سے حضور سرورِ کائنات سے نسبت کچھ یوں ہے:

شیخ عبدالقادر بن موسیٰ جنگی دوست بن یحییٰ الزاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ الجون بن عبداللہ المحض (یہاں آپکا شجرہ عبداللہ شاہ غازی کے شجرہ سے مل جاتا ہے کیونکہ آپ غازی بابا کے چچا کے اولاد میں سے ہیں) بن حسن المثنیٰ بن امام حسن مجتبیٰ بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ (بہجۃ الاسرار ص ۱۷۱)

اور اسی طرح حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی اپنی والدہ محترمہ (حضرت ام الخیر فاطمہ) کی جانب سے حضور خاتم النبین ﷺ سے شجرہ مبارک کچھ یوں ملتا ہے:

سیدہ طاہرہ ام الخیر فاطمہ بنت عبداللہ صومعی بن سید ابو جمال بن سید محمد بن سید محمود بن ابو العطاء عبداللہ بن کمال الدین عیسیٰ بن سید علاؤ الدین محمد الجواد بن سید علی رضا بن موسیٰ کاظم بن جعفر صادق بن محمد باقر بن زین العابدین بن امام حسین بن علی المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین

تحصیل علم کا آغاز:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی تحصیل علم کا آغاز ایک عجیب واقعہ سے ہوتا ہے۔ چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور دیگر علماء لکھتے ہیں کہ: حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا: ایک مرتبہ روزِ عرفہ میں شہر سے باہر آیا اور کھیتی باڑی کیلئے ایک بیل کی دم پکڑ کر بھاگنے لگا۔ بیل نے پلٹ کر دیکھا اور کہا کہ اے عبدالقادر! نہ ہی آپ کو اس کام کیلئے پیدا کیا گیا ہے اور نہ ہی آپ کو اِس کا حکم دیا گیا ہے۔ لرزاں و ترساں (یعنی خوفِ خدا میں) اپنے گھر لوٹا اور مکان کی چھت پہ آ پہنچا، اسکے بعد میں نے ایک قافلہ دیکھا جو حج کیلئے جا رہا تھا (جو کہ براستہ عراق جاتا تھا لہذا) میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے تحصیل علم کیلئے بغداد جانے کی اجازت طلب کی اور پھر (قافلے والوں کیساتھ شامل ہو کر) علم حاصل کرنے بغداد آ گیا۔

(علامہ شطنوفی، بہجۃ الاسرار، ص ۱۶۷)

شیخ عبدالقادر کی معرفتِ علوم القرآن

شیخ عبدالحق محدث دہلوی آپ کی علمی کمالات کی متعلق ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ: ایک روز کسی قاری نے آپ کی مجلس شریف میں قرآن مجید کی ایک آیت تلاوت کی تو آپ نے اِس آیت کی تفسیر میں پہلے ایک معنی پھر دو اسکے بعد تین یہاں تک کہ حاضرین کے علم کے مطابق آپ نے اِس آیت کے گیارہ معانی بیان فرما دیئے اور پھر دیگر وجوہات بیان فرمائیں جن کی تعداد چالیس تھی اور ہر وجہ کی تائید میں علمی دلائل بیان فرمائے اور ہر معنی کے ساتھ سند بیان فرمائی۔ آپ کے علمی دلائل کی تفصیل سے سب حاضرین متعجب ہوئے۔

(شیخ عبدالحق محدث دہلوی، اخبار الاخیار، ص ۱۱)

شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ کرام:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مختلف علوم میں سیکڑوں اساتذہ کے نام کتابوں میں

مذکور ہیں پر اختصار کے ساتھ ہم یہاں چند اساتذہ کے اسماء کرام علوم کی درجہ بندی تحریر کررہے ہیں۔

علم القرآن وحدیث میں آپ کے اساتذہ کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ابوغالب محمد بن الحسن باقلانی ۲۔ابوبکر احمد بن المظفر رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ابن الشمار رحمۃ اللہ علیہ ۴۔ابوالقاسم علی بن احمد بیان رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ابومحمد جعفر بن احمد سراج رحمۃ اللہ علیہ ۶۔ابوسعید محمد بن عبدالملک حشیش رحمہ اللہ علیہ

۷۔حافظ ابوالغنائم محمد الفرسی رحمہ اللہ علیہ ۸۔ابوطالب عبدالقادر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ابوعثمان اسمٰعیل بن ملۃ رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۔ابوبرکات ھبۃ اللہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ابوالحسین عبدالحق بن عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۔ابوالعزمحمد بن ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ابی الفتح محمد المعروف بابن البطی ۱۴۔قاضی ابوسعد المخرمی رحمۃ اللہ علیہ

علم تصوف میں آپ کے اساتذہ کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔قاضی ابوسعید المبارک بن علی مخزومی رحمۃ اللہ علیہ (مرشد پاک) ۲۔علی بن خطاب الکلواذائی رحمۃ اللہ علیہ ۳۔ابوالوفاء علی بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ابوالحسن بن الفراء رحمۃ اللہ علیہ

علم ادب میں آپ کے اساتذہ کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ابوسعید زکریا تبریزی رحمۃ اللہ علیہ ۲۔شیخ احمد دباس الزاھد رحمۃ اللہ علیہ

علم حدیث میں آپ کے شاگردوں کی تعداد لاکھوں میں ہے لیکن چند مشہور شاگردوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔شیخ عبدالوہاب بن عبدالقادر ۲۔شیخ عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر

۳۔شیخ ابونصر موسیٰ بن عبدالقادر ۴۔حافظ ابواسعد سمعانی

۵۔عمر بن علی القرشی ۶۔عبدالغنی بن علی بن سرور

۷۔شیخ موفق بن عبداللہ بن احمد بن قدامہ ۸۔شیخ علی بن ادریس یعقوبی

۹۔ابوہریرہ الوسطانی ۱۰۔اکمل بن مسعود

۱۱۔یحیٰ بن سعداللہ تکریتی ۱۲۔احمد بن مطیع الباجرائی

۱۳۔عبدالطیف بن محمد بن علی القبیطی ۱۴۔ابوالقاسم عمر بن مسعود (بزار)

۱۵۔محمد بن لیث ۱۶۔اکمل بن مسعود

۱۷۔احمد بن سلمہ ۱۸۔شیخ علی بن ادریس

۱۹۔شیخ عبدالسلام بن عبدالوہاب (پوتے) ۲۰۔محمد بن عبدالقادر

۲۱۔ابواحمد بن ابوالیسر تنوخی مقری ۲۲۔ابن خشاب

۲۳۔علامہ ابوالفرج عبدالرحمٰن ابن جوزی

شیخ عبدالقادر سے منسوب تالیفات:

۱۔غنیۃ الطالبی للحق

۲۔الفتح الربانی

۳۔فتوح الغیب

۴۔سرالاسرار

۵۔المولدالنبوی

۶۔دیوانِ غوث الاعظم

۷۔جلاء الخواطر (ملفوظات شیخ عبدالقادر)

۸۔آداب السلوک

۹۔رسالہ غوث الاعظم جواہر العشاق

حضرت شیخ عبدالقادر ائمہ ملت اسلامیہ کی نظر میں:

۱۔حضرت شیخ عبدالقادر جب اپنے استادمحترم تاج العارفین ابوالوفاء علی بن عقیل کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ خود(آپ کے علمی مقام کی وجہ سے) کھڑے ہوجاتے اور حاضرین کوبھی اس کی تلقین کرتے۔(شیخ عبدالحق محدث دہلوی، زبدۃ الاسرار،ص ۷)

۲۔شیخ ابوالفرج عبدالرحمٰن (ابن جوزی) فرماتے ہیں:تفقہ ،ناظر، درس اور وعظ پر لطیف کلام کرتے تھے۔علم سے اتنا شغف تھا کہ انتقال تک اس کوترک نہیں کیا۔(حافظ ابن رجب حنبلی ،الذیل علیٰ طبقات الحنابلۃ ج ۲،ص ۱۹۰مکتبۃ العبیکان)

۳۔امام عبدالوہاب شعرانی لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر اپنے مدرسے میں تفسیر ،حدیث ،مذہب اور اختلاف مذاہب کا درس دیتے تھے اور دن کے اوقات میں تفسیر اور علوم الحدیث ،مذہب اوراختلافِ مذہب پردرس دیتے تھے۔(امام عبدالوہاب شعرانی ،طبقات الکبریٰ ج ۱،ص ۱۰۸)

۴۔حضرت عبدالکریم بن محمد السمعانی ذکر کرتے ہیں:حضرت شیخ عبدالقادر امام حنابلۃ اور اپنے زمانے کے استاد، نیک فقیہ، دین کا بھلا کرنے والے، کثرت سے (اللہ کا) ذکر کرنے والے، گہری فکر رکھنے والے۔(حافظ ابن رجب حنبلی ،الذیل علیٰ طبقات الحنابلۃ ج ۲،ص ۱۹۰مکتبۃ العبیکان)

۵۔علامہ ابن حجر عسقلانی شافعی اپنی کتاب میں شیخ عزالدین بن عبدالسلام کا قول نقل کرتے ہیں:حضرت شیخ عبدالقادر اپنے زمانے کے قطب اور ہر مذاہب والے کیلئے شیخ الشیوخ تھے۔(الوفاء الوفیات ج ۲،ص ۲۷۰۹)

۶۔امام الجزری لکھتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر ابن ابی صالح ابومحمد جیلی بغداد کے رہنے والے وہ ۴۷۰ھ میں پیدا ہوئے اور اُن کا حال بہترین تھا اور وہ حنبلی تھے۔(امام الجزری، الکامل فی التاریخ ،ج ۹،ص ۴۸۱ دارالکتب العلمیہ)

۷۔ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ عبدالرزاق بن شیخ (عبدالقادر) بھی ثقہ ہیں اور انکے بیٹے ابوصالح نصر مستندثقہ لوگوں میں سے ہیں۔(امام ابن حجر عسقلانی ،غبطہ الناظر فی مناقب شیخ عبدالقادر ،ص ۹ دارالکتب العلمیہ)

۸۔شیخ الاسلام تاج العارفین محی الدین ابومحمد عبدالقادر (پوراشجرہ کے بعد لکھتے ہیں) ہاشمی قرشی علوی جیلی حنبلی سید شریف ،مشہور نیکوکار ہیں۔وہ شریعت وطریقت دونوں میں عراق والوں کے شیخ تھے۔وہ مفتی ، مدرس اورسنت کے واعظ تھے۔نظم ونثر دونوں طریقوں سے تحقیق اورطریقت کے بیان میں وہ لاجواب تھے۔وہ اُن شیوخ میں سے تھے جن کا ذکرمشرق ومغرب میں یکساں ہوتا ہے۔(جمال الدین ابی المحاسن ،النجوم الزاھرۃ فی ملوک مصر والقاھرۃ ج ۵،ص ۳۷۱ وزارۃ الثقافۃ الارشادالقومی)

۹۔شیخ شہاب الدین سہروردی فرماتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر طریقِ معرفت کے بادشاہ اور بالتحقیق متصرف باوجود تھے،اللہ تعالیٰ نے انہیں تصرف اور کثرت کرامات میں وسیع کیا ہے۔(شیخ عبدالحق محدث دہلوی،اخبارالاخیار،ص ۴۸)

۱۰۔شیخ ابن تیمیہ حنبلی لکھتے ہیں کہ وہ صوفی مشائخ جومشہور ہیں اور انکی باتوں کوقبول کیا جاتا ہے۔جیسے بایزید بسطامی، شیخ عبدالقادر جیلانی ،جنید بن محمد، حسن بصری، فضیل بن عیاض، ابراہیم بن ادھم، ابی سلیمان دارانی، معروف کرخی، سری سقطی، شیخ حماد اور شیخ ابوالبیان۔وہ عظیم صوفیاء انسانیت کے رہنماء تھے وہ سیدھے راستے کی طرف بلاتے اور برائی سے منع کرتے تھے۔(ابن تیمیہ، مجمع الفتاویٰ، ج ۱۰،ص ۵۱۶)

۱۱۔امام شمس الدین ذہبی شافعی نے حضرت شیخ امام عبدالقادر بن ابی صالح عبداللہ بن جنکی دوست الجیلی کو ۱۸۱۰نمبر پرمحدثین میں ذکر کیا۔(امام ذہبی ،المعین فی طبقابت المحد ثین ،ص ۱۴۶مکتبۃ مشکاۃ الاسلامیہ)

۱۲۔شیخ ابن ملقن اپنی کتاب میں حضرت شیخ عبدالقادر کے تذکرہ کچھ یوں لکھتے ہیں: شیخ احمد

الرفاعی الکبیر الحسینی انکی مجلس میں جب شیخ عبدالقادر کا ذکر ہوا تو انھوں نے فرمایا: شیخ عبدالقادر کون ہے جو اُسکی تعریف کو کما حقہ بیان کر سکے،کون ہے جو اِس جیسی تبلیغ کر سکے۔اسکے دائیں ہاتھ میں شریعت اور بائیں میں حقیقت کا سمندر ہے۔ ہمارے دور میں اِن جیسا کوئی دوسرا نہیں ہے۔(شیخ ابن ملقن،طبقات الاولیاءص۹۵)

۱۳۔حضرت ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ حضرت شیخ عبدالقادر کے کمالات وولایت کو بہت ہی جامع وخوبصورت انداز میں کچھ یوں لکھتے ہیں :ہمارے مولا وآقا،تاج المفاخر،قطب الربانی،غوث **الاعظم صمدانی**،سلطان الاولیاء والعارفین، چمکتے ہوئے باز،سیف الاشطب،طراز المذہب،سید شریف،شیخ الاسلام، دین وملت کو زندہ کرنے والے عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی ہیں۔(ملا علی قاری،نزھۃ الخاطر الفاطر،ص۹،مؤسسۃ الشرف)

۱۴۔علامہ سبط ابن جوزی علیہ الرحمہ شیخ عارف وقدوۃ علی بن وہب سنجاری کا قول نقل فرماتے ہیں کہ :عبدالقادر اعیان دنیا میں ایک ،افراد الاولیاء میں سے ایک، پرانے لوگوں کی یادگار ہیں ،کائنات کیلئے اللہ تعالیٰ کا تحفہ ہیں، وہ لوگ مبارک ہیں جو انہیں دیکھتے ہیں اور اُنکی مجلس میں بیٹھتے ہیں جو شیخ کی خاطر بات کرتے ہیں۔(سبط ابن جوزی ،مراۃ الزمان فی تواریخ الاعیان، ج۱۱،ص۱۲۵)

۱۵۔شیخ ابن قدامہ حنبلی فرماتے ہیں کہ میں نے اِن سے زیادہ کسی کی کرامات کا تذکرہ نہیں سنا اور میں نے نہیں دیکھا کہ دین کی بناء پر اِن سے زیادہ کسی کی تعظیم کی گئی ہو۔(علامہ ذہبی،العبر فی خبر من غبر، ج۳،ص۳۶ دارالکتب العلمیہ)

۱۶۔شاہ ولی اللہ دہلوی فرماتے ہیں کہ :حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اپنی قبر میں زندوں کی طرح تصرف کرتے ہیں ۔(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی،ہمعات ،ص۱۶۱،اکادیمیہ الشاہ ولی اللہ دہلوی حیدرآباد)

۱۷۔شیخ موفق الدین(صاحب المغنی) نے فرمایا: ہم نے اس کثرت سے کسی کی کرامات نہیں سنی

اربعین شیخ عبدالقادر جیلانی

جیسا کہ شیخ عبدالقادر کی سنی اور دین میں اتنا جلیل القدر کسی اور کو نہیں دیکھا۔(حافظ ابن رجب حنبلی ،الذیل علی طبقات ج۲،ص۲۹۲ مکتبۃ العبیکان)

۱۸۔علامہ برہان الدین ابراہیم علیہ الرحمہ حضرت شیخ عبدالقادر کا تعارف اپنی کتاب میں کچھ یوں لکھتے ہیں:

عبدالقادر بن ابی صالح بن عبداللہ بن جنگی دوست بن ابی عبداللہ جیلی بغدادی زاہد،زمانے کے استاد،قدوۃ العارفین ،سلطان المشائخ،طریقت میں اپنے وقت کے سردار، محیی الدین ابومحمد صاحب المقامات اور کرامات،علوم ومعارف اور احوالِ مشہورہ کے مالک۔(امام برہان الدین ابراہیم،المقصد الارشد فی ذکر اصحاب امام احمد ص۱۴۸)

۱۹۔شیخ نجم الدین ابوالعباس بطائحی فرماتے ہیں: میں نے اپنے بھائی شیخ ابراہیم الاعزب سے سنا فرمایا: شیخ عبدالقادر ہمارے آقا محققین کے استاد،صدیقین کے امام،عارفین کی حجت اور رب عالمین کی طرف سے قدوۃ السالکین ہیں۔(عبدالمجید جیلانی،اتحاف الاکابر فی سیرۃ ومناقب الامام محی الدین عبدالقادر الجیلانی،ص۱۴۶ دارالکتب العلمیہ)

۲۰۔شیخ ابوسعید قیلوی کہتے ہیں کہ جب شیخ عبدالقادر نے .میرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہے کہا تو اللہ تعالیٰ نے اِنکے دل پر تجلی کی اور رسول اللہ ﷺ نے ملائکہ مقربین کے ایک گروہ نے روحوں سے خلعت پہنا دی۔(علامہ عبدالرحمٰن جامی،نفحات الانس،ص۵۳۵ شبیر برادرز)

حضرت شیخ عبدالقادر کا مذہبِ حنابلہ سے تعلق

چونکہ حضرت شیخ عبدالقادر کا تعلق فقہ حنبلی سے ہے اِس وجہ سے امام احمد حنبل اور فقہ حنابلہ سے آپ کی عقیدت اور علمی تعلق بہت گہرا ہے اُن کو مندرجہ ذیل واقعات سے سمجھا جا سکتا ہے۔

۱۔شیخ ابو زکریا یحیی بن یوسف صرصری مشہور شاعر اپنے شیخ عارف علی بن ادریس سے روایت کرتے ہیں کہ جب شیخ عبدالقادر سے پوچھا گیا: پس کہا گیا: اے میرے آقا، کیا کوئی ولی ایسا ہو سکتا ہے جو امام احمد بن حنبل کا معتقد نہ ہو۔پس کہا: نہ ایسا ہوا ہے اور نہ ہوگا۔(ابن رجب حنبلی

،ذیل طبقات الحنابلہ ج ۲،ص ۱۲۰ مکتبہ العبیکان)

۲۔شیخ القدوۃ ابوالحسن علی بن الہیتی نے بیان کیا کہ میں سیدنا شیخ عبدالقادر اور شیخ بقا بن بطو کے ساتھ امام احمد حنبل کے مزار کی زیارت کی۔ میں نے دیکھا کہ امام صاحب بہ نفس نفیس قبر مبارک سے تشریف لائے اور سیدنا عبدالقادر کو اپنے سینے سے لگایا اور ایک اعلیٰ خلعت پہنائی اور کہا: عبدالقادر، لوعلمِ شریعت،علمِ طریقت،علمِ حال وعلمِ فعل الرجال اللہ تعالیٰ نے آپ کے حوالے کر دیا ہے۔(شیخ عبدالحق محدث دہلوی، زبدۃ الآثار ص ۵۴ مکتبہ نبویہ لاہور)

جنت میں دیدارِ الٰہی

۱۔حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے روایت کی فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اِس آیت کے بارے میں جنہوں نے نیکی کی ہے۔انکے لئے نیکی ہوگی اور زیادہ ملے گا فرمایا کہ جب جنتی جنت میں داخل ہونگے اور دوزخی دوزخ میں،تو پکارنے والا پکارے گا کہ اے جنتیوں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس ایک زیادتی ہے وہ چاہتا ہے کہ اس کو پورا کردے۔ وہ کہیں گے کہ کیا؟ اِس نے ہمارے چہرے روشن نہیں کئے اور ہماری میزانیں بھر نہ دیں،وہ اپنے دیدار سے بڑھ کر محبوب اور خوش کرنے والی چیز اِن کو نہ دے گا۔

(امام ابو الحسن شطنوفی،بهجة الاسرار ص ۴۳۸ شبیر برادرز)

سندحدیث: شیخ امام عارف جمال الدین پیشوائے سالکین تاج العارفین محی الدین ابومحمد عبدالقادر بن ابی صالح جیلی اللہ ہم کو اِن کی محبت سے نفع دے فرمایا: خبر دی ہم کو ابومنصور عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالواحد فراز نے حافظ ابوالعلاء حسن بن احمد بن حسن عطاء ہمدانی کی قرات کے ساتھ جو اِن کے سامنے پڑھی گئی اور میں سنتا تھا۔ جمادی الاخریٰ ۵۳۱ھ میں بغداد کے بابت از ج میں ہم کو خبر دی امام حافظ ابوبکر احمد بن ابی ثالث بغدادی نے اِن پر پڑھی گئی اور میں سنتا تھا۔۴۶۳ھ میں خبر دی ہم کو احمد بن محمد بن غالب نے خبر دی ہم کو ابوبکر اسماعیلی نے حدیث بیان کی ہم کو ابوجعفر محمد بن ابراہیم بن عبداللہ جرجانی سے حدیث بیان کی ہم سے محمد بن علی بن زُہیر نے حدیث بیان کی ہم

سے عثمان بن مسلم نے حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی ہم سے ثابت نے عبدالرحمٰن سے

یہ حدیث صحیح مسلم، مسند احمد اور مصنف ابن ابی شیبہ میں روایت کی گئی ہے۔

منسوخ التلاوت آیات

۲۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم سورہ احزاب میں کتنی آیات تلاوت کرتے ہو،فرمایا اٹھتر یا تہتر۔پس فرمایا: کہ یہ سورہ تو البقرہ جتنی تھی یا اُس سے بھی بڑی۔ہم اِس میں وہ آیت بھی پڑھتے تھے۔شادی شدہ زانی اور زانیہ کو سنگسار کیا جائے۔۔۔۔۔

(عز الدین عبدالرزاق حنبلی، تفسیر رموز الکنوز ،زیرسورہ احزاب)

سندحدیث: ابومحمد شیخ عبدالقادر بن ابی صالح الجیلی کو احمد بن مظفر بن سوسن التمار نے خبر دی،انھیں الحسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان البز از نے،انھیں ابوبکر محمد بن العباس بن نجیح نے،انھوں نے یعقوب بن یوسف سے سنا،انھوں نے القاسم بن الحکم سے،انھوں نے مسعر سے،وہ عاصم سے روایت کرتے ہیں،وہ زر سے

سورتوں کے ختم پر تکبیر کہنا

۳۔اسماعیل بن عبداللہ بن قسطنطین کے سامنے پڑھا،پس جب والضحیٰ پر پہنچے فرمایا: ہر سورت کے اختتام پر تکبیر کہو یہاں تک کہ تمام سورتیں مکمل ہوجائیں،ہمیں ابن کثیر نے خبر دی انھیں مجاہد نے ایسا پڑھ کر سنایا اور اِسکا حکم دیا،انھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا پڑھایا اور اِسکا حکم دیا،حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو حضرت ابی بن کعب نے ایسا پڑھ کر سنایا اور اِسکا حکم دیا،اور اُبی کو نبی ﷺ نے اِسکی خبر دی اور حکم دیا۔

(علامہ شمس الدین ذہبی، میزان الاعتدال ،ج ۱،ص حدیث

۵۶۴)

عبدالقادر نے سعید بن البناء سے، انھوں نے علی بن البسریٰ سے، انھوں نے ایسا پڑھا، عمر بن عبدالمنعم سے سامنے، وہ ابوالیمن کندی سے، وہ حسین بن علی سے، وہ احمد بن نقور سے، فرمایا ہم نے ابوالمخلص سے سنا، انھوں نے یحییٰ بن محمد بن صاعد سے، انھوں نے احمد بن محمد بن قاسم بن ابی بزۃ سے انھوں نے عکرمہ بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ

اسرائیلی بادشاہ کی توبہ کا قصہ

۴۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد اپنا ایک خلیفہ مقرر کر لیا وہ خلیفہ چاندنی رات کو بیت المقدس کی چھت پر کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہا تھا۔ اِس نے اپنے گذشتہ زمانے کو یاد کیا تو ایک رسی لٹکا کر نیچے اُتر کر چلا گیا۔ رسی وہیں لٹکی رہ گئی، مصر کے علاقے میں سمندر کے کنارے آ پہنچا۔ لوگوں کو اینٹیں بناتے ہوئے دیکھ کر پوچھنے لگا کہ یہ اینٹیں کیسے بناتے ہیں؟ جب لوگوں نے اِس کو بتایا تو وہ اُن کے ساتھ اینٹیں بنانے لگا۔ اور اِس کے مزدوری پر گذارا کرنے لگا جب نماز کو وقت آتا تو وضو کر کے نماز ادا کر لیتا۔ اِس علاقے کے سردار کو اطلاع ملی کہ ایک مزدور اس طرح کرتا ہے۔ سردار نے اِس کو تین مرتبہ اپنے پاس بلایا مگر ہر مرتبہ اس نے انکار کر دیا۔ سردار خود سواری پر اُس کے پاس آیا سردار کو دیکھکر وہ بھاگ گیا۔ سردار نے اُس کا پیچھا کیا اور کہا کہ میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ اِس نے روک کر سردار کی بات سنی اور کہا میں ایک بادشاہ تھا اور میں اس طرح اپنے رب کے خوف سے بھاگا ہوں تو سردار نے کہا میں آپ کی صحبت اختیار کرنا چاہتا ہوں۔ وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے لگے یہاں تک کہ وہ مصر کے ریگستان میں فوت ہو گئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں وہاں ہوتا تو حضور ﷺ کی بتائی ہوئی نشانی سے اُنکی قبروں کو پہچان لیتا۔

(علامہ شمس الدین ذہبی، سیر الاعلام النبلاء، ج۲۰، ص۴۴۰ مئوسسۃ الرسالۃ)

سند حدیث: شیخ الاسلام محیی الدین ابو محمد عبدالقادر بن ابی صالح بن عبداللہ الجیلی ہم نے احمد بن مظفر التمار سے سنا، ہم نے ابوعلی بن شاذان سے، انھوں نے ابوبکر بن عباس بن نجیح سے، وہ یعقوب بن یوسف القزوینی سے، وہ محمد بن سعید سے، وہ عمرہ بن ابی قیس سے، وہ سماک سے، وہ عبدالرحمٰن بن یزید سے وہ اپنے والد سے،

حضرت الیاس اور خضر علیہم السلام کی ملاقات

۵۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ بری اور بحری یعنی الیاس اور خضر علیہ السلام ہر سال مکہ میں جمع ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں اطلاع ملی کہ یہ دونوں سر منڈاتے اور ایک دوسرے سے کہتے ہیں۔ اللہ کے نام سے جو چاہا وہی ہوا، برائی کو سوائے اللہ کے کوئی ٹال نہیں سکتا، اللہ کے نام سے جو چاہا وہی ہوا تمہارے پاس جو نعمت ہے وہ اللہ کی دی ہوئی ہے۔ اللہ کے نام سے جو چاہا وہی ہوا۔ ہر طاقت و قوت اللہ ہی کے ساتھ ہے۔

(ملاعلی القاری الحنفی، نزھۃ الخاطر الفاتر ص ۴۳ مئوسسۃ الشرف)

سند حدیث: ہم (شیخ عبدالقادر) نے ھبۃ اللہ سے، ہمیں حسن بن احمد بن عبداللہ المقری نے ہمیں حسین بن عمران مئوذن نے، ہم نے ابوالقاسم النامی سے، ہم نے ابوعلی حسن بن علی سے، ہم نے احمد بن سے، وہ محمد بن مہدی سے، میں نے ابن جریر سے، وہ عطاء سے،

جنت کے مناظر

۶۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ جب

ہم آپکی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہوتے ہیں اور ہم اہل آخرت سے ہوتے ہیں اور جب ہم آپ سے علیحدہ ہوتے ہیں اور عورتیں اور اولاد ہم سے ملتی ہیں تو ہم کو دنیا اچھی معلوم ہوتی ہے تم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم اسی حال پر رہو جو کہ میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے آکر تم سے مصافحہ کریں اور تمہارے گھروں میں آکر تم سے ملاقات کریں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو لائے جو کہ گناہ کرے اور استغفار مانگے۔ پھر اُس کو اللہ تعالیٰ بخش دے۔ ہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ ہم کو جنت کے متعلق بتائیں کہ اس کی ساخت کیسی ہے؟ فرمایا اسکی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی اسکے کنکر موتی اور یاقوت کے اس کا گارا مشک اور مٹی زعفران کی ہے۔ جو شخص اس میں رہے گا وہ تروتازہ رہے گا پرانا نہیں ہوگا۔ نہ مرے گا اور نہ ہی اُس کے کپڑے میلے ہونگے، نہ اس کی جوانی فنا ہوگی۔ تین شخص ہیں جن کی دعا مردود نہیں۔ ایک تو روزہ دار جب وہ روزہ افطار کرے دوسرا عادل حکمران کی تیسرا مظلوم کی دعا اسکی دعا بادل پر اٹھائی جاتی ہے۔ اس کیلئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھ کو اپنے عزت وجلال کی قسم! کہ میں تجھ کو فتح دونگا ۔ اگر چہ ایک مدت کہ بعد۔

(امام ابو الحسن شطنوفی،بهجة الاسرار ص ۲۳۴ شبیر برادرز)

سندحدیث: شیخ امام عارف تاج العارفین ابومحمد محی الدین عبدالقادر بن ابی صالح الجیلی سے، ہم کو ابوالوقت عبدالدول بن عیسیٰ ہروی سے، وہ ابوعبدالرحمٰن بن محمد مظفر داؤدی سے، وہ ابومحمد عبداللہ بن احمد بن حمویہ سرحسنی سے، وہ ابراہیم بن حریم شاشئی سے، وہ عبد بن حمید بن بن نصر سے، وہ سلیمان بن داؤد سے، وہ زہیر بن معاویہ سے، وہ سعد ابو مجاہد طائی سے، وہ ابومدلہ مولیٰ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے،

شیخین کی فضیلت

۷۔ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اعلیٰ درجے

والوں کو اِن سے نیچے درجے والے دیکھیں گے تو اُنھیں آسمان میں چمکتے ہوئے تاروں کی طرح پائیں گے اور بے شک ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم اِن میں ہیں۔ بلکہ اُن سے بھی درجے میں زیادہ ہیں۔

(ابن قدامة المقدسی،منهاج القاصدين فی فضل خلفاء الراشدين، ص ۲۱۰ مئوسسة غراس للنشر والتوزيع)

سندحدیث: شیخ الاسلام عبدالقادر الجیلی بن ابی صالح کو ابوغالب باقلانی نے خبر دی، انھیں ابوعلی شاذان نے، انھیں ابوجعفر بویہ، ابوسھل بن زیاد، حمزہ بن محمد، عثمان بن سماک اور میمون بن اسحاق وہ سب فرماتے ہیں، ہم نے احمد بن جبار سے سنا، انھوں نے ابومعاویہ سے وہ اعمش سے، وہ عطیہ سے۔

یہ حدیث جامع ترمذی اور سنن ابن ماجہ میں موجود ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت

۸۔ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا اصحاب کو برامت کہو، اُس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر تم میں سے کوئی اُحد کے برابر سونا خرچ کرے وہ اُن کے ایک مدخرچ کرنے کے برابر نہیں آسکتا۔

(شیخ عبدالرزاق الجیلی،اربعون الکیلانیہ ص ۱۰، حدیث ۱، المکتب الاسلامی)

سند حدیث: شیخ الاسلام عبدالقادر الجیلی بن ابی صالح کو ابوغالب محمد بن الحسن بن احمد بن الحسن باقلانی نے، انھیں ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے، انھیں عثمان بن احمد بن سماک نے ، انھیں احمد بن عبدالجبار سے، انھوں نے ابومعاویہ سے انھیں اعمش نے، انھیں ابوصالح نے۔

اس حدیث کو صحیح بخاری، صحیح مسلم اور جامع ترمذی میں بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

اولیاء کی صحبت میں بیٹھنے کی فضیلت

۹۔حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ کے ساتھ نکلے ،اور رسول اللہ ﷺ سب کے امام تھے ہم لوگ اِن کے پیچھے تھے۔ جب اعرابی بلند آواز والا آیا اور کہا: اے محمد ﷺ! پھر فرمایا نبی ﷺ نے ہاؤم، پس فرمایا: کیا ہوگا اگر کوئی شخص کسی قوم سے محبت کرے اور وہ اُن سے تعلق نہ رکھتا ہو، فرمایا: وہ اُن میں ہی سے مانا جائے گا۔

(ابن الهادی حنبلی،النهایة فی إتصال الروایة ص۲۰۰، حدیث ۳۲۶ دارالنوادر)

سندحدیث: شیخ طریقت عبدالقادر الگیلانی نے ،ابوبکر التمار سے،انھوں نے معافی سے ،انھوں نے یحییٰ بن ابوانیسہ سے،انھوں نے عاصم سے،انھوں نے زِر سے،

مومن کی فراست

۱۰۔حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی فراست سے ڈرو، پس وہ بے شک اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

(شاہ ولی اللہ ،الفضل المبین فی المسلسل مِن حدیث النبی الامین ،ص۷۵ دارلکتاب دیوبند یوپی)

سندحدیث: قطب زمانہ وغوث اوانہ سیدنا شیخ محی الدین ابومحمد عبدالقادر بن ابی صالح عبداللہ الحسنی الجیلانی ثم البغدادی قدس سرہ ابی الفتح محمد بن عبدالباقی المعروف بابن البطی سے اس کی سماعت کرتے ہیں اس کی اجازت انہیں رزق اللہ بن عبدالوہاب التمیمی البغدادی نے دی، انہیں ولی مقرب شیخ ابی عبدالرحمن محمد بن الحسین سلمی نے فرمایا: ہم نے احمد بن علی بن حسین بن علی رازی سے ،انہوں نے محمود بن احمد بن سکن سے ،انہوں نے موسیٰ بن داؤد سے ،ہم نے محمد بن کثیر کوفی سے سنا، انہوں نے عمرو بن قیس الملائی سے، انہوں نے عطیہ سے، وہ ابن ابی سعید بن جنادہ عوفی

کوفی سے،

اس حدیث کوامام ترمذی نے اپنی جامع میں روایت کیا ہے۔

ا قبر کا پہلا سوال

۱۱۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرنے کے بعد سب اعمال سے پہلے نماز کا سوال کیا جائے گا۔

(امام شمس الدین ذہبی،تذکرۃ الحفاظ ج۱، ص۱۳۸۶ دارالکتب العلمیہ بیروت)

سندحدیث: شیخ عبدالقادر ابن ابی صالح ابوجعفر ابن مقیر اور جماعت سے،فرمایا: ہم نے سنا یحییٰ ابن ابی سعود سے، انھیں خبر دی شھدۃ بنت ابری نے فرمایا: ہم نے سمع کیا ابوغالب محمد بن حسن بن احمد سے، انھوں نے عثمان بن سماک سے، وہ محمد بن حسین بن ابوحنین سے، وہ ابن اصبھانی سے ، وہ شریک سے، وہ اسماعیل بن مسلم سے، وہ حسن سے، وہ صعصۃ سے

یہ روایت جامع ترمذی میں موجود ہے لیکن قبر کی جگہ قیامت کے الفاظ موجود ہیں۔

قصر نماز کا ذکر

۱۲۔حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ (الآیۃ) کہ تم پر کوئی حرج نہیں۔ اگر تم ڈرو اور نماز قصر کرو، اب تو لوگ بے خوف ہوگئے ہیں کہا کہ میں نے بھی اِس امر سے تعجب کیا ہے۔اس وقت رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ یہ ایک صدقہ ہے جو اللہ نے تم دیا ہے۔ گویا اس کے صدقے کو قبول کرلو۔

(امام ابو الحسن شطنوفی،بھجۃ الاسرار ص ۴۲۸ شبیر برادرز)

سندحدیث :امام تاج العارفین محی الدین ابومحمد عبدالقادر بن ابی صالح جیلی کو خبر دی ،ابوغالب محمد بن الحسن بن احمد بن حسین باقلانی نے بغداد میں جامع القصر میں کہا خبر دی ہم کو عثمان بن احمد

،میمون بن اسحاق ،ابوسہل بن زیاد نے اِن سب نے کہا کہ بیان کیا ہم سے احمد بن عبدالجبار نے بیان کیا ہم سے ابن ادریس نے ابن جریج سے، وہ ابن ابی عمار سے، وہ عبداللہ تاسہ سے، وہ یعلیٰ بن امیہ سے،

یہ روایت صحیح مسلم اور مصنف ابن ابی شیبہ میں بھی پائی جاتی ہے۔

صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت

۱۳۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اے عباس رضی اللہ عنہ! کیا میں تم کو ایسی باتیں نہ بتاؤں کہ جن پر اگر تم عمل کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے اگلے پچھلے گناہ، خواہ علانیہ ہوں یا پوشیدہ، صغیرہ ہوں یا کبیرہ، ارادے سے ہوں یا بلا ارادہ معاف کر دیگا۔ تم چار رکعت نماز پڑھو، جن کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھو۔ اسکے بعد قیام میں ہی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار پڑھو۔ پھر رکوع میں اِس تسبیح کو دس مرتبہ پڑھو، اسکے بعد قومہ میں بھی دس بار پڑھو، پھر سجدے کی تسبیح سے فارغ ہو کر اسی حالت میں دس بار پڑھو، پہلے جلسے میں بھی دس بار یہی پڑھو، اسی طرح ہر رکعت میں پچھتر بار پڑھو، اگر تم کر سکو تو ہر روز یہ نماز پڑھو ورنہ ہر جمعہ کو ادا کرو، اگر یہ بھی نہ کر سکو تو مہینے میں ایک بار اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار ورنہ زندگی میں ایک دفعہ تو پڑھ ہی لینا۔

(شیخ عبد القادر، غنیه الطالبین ص ۴۲۲ دارالاشاعت)

سند حدیث: ہم (شیخ عبدالقادر سے) ابونصر نے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابو محمد حسن بن محمد سے، وہ ابوالفتح محمد بن احمد بن الفوراس سے، وہ ابوحفص عمر بن واعظ سے، وہ عبداللہ بن محمد بغوی سے، وہ اسحاق بن ابو اسرائیل سے، وہ موسیٰ بن عبدالعزیز سے، وہ حکم بن ابان سے، وہ عکرمہ سے،

یہ حدیث سنن ابن ماجہ اور سنن ابوداؤد میں بھی ملتی ہے۔

پانچ نمازوں کی سنت ونوافل کے فضائل

۱۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مغرب کی نماز کے بعد کسی سے کلام کئے بغیر چار رکعتیں پڑھیں، اسکی یہ نماز علیین میں اٹھالی جائیگی اور اِسکا مرتبہ ایسا ہوگا جیسے کسی نہ شب قدر مسجد اقصیٰ میں پالی۔ آدھی رات قیام سے یہ نماز بہتر ہے اور جس نے عشاء کے بعد چار رکعت پڑھیں اسکا مرتبہ ایسا ہوگا جیسے کسی نے مسجد حرام یعنی کعبہ شریف میں شب قدر پالی اور جو ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد چار پڑھتا ہے۔ اللہ اسکے بدن کو آگ پر حرام کر دیتا ہے اور جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھتا ہے۔ اسکے لئے دوزخ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔

(شیخ عبد القادر، غنیه الطالبین ص ۳۶۸ دارالاشاعت)

سند حدیث: (شیخ عبدالقادر سے) ابونصر اپنے والد سے از حافظ محمد بن احمد از محمد بن بدر حمادی از حماد بن مدرک از عثمان بن عبداللہ شامی از محمد بن ابراہیم از عبداللہ بن ابی سعید از طاؤس

ظہر اور عصر کے درمیان نوافل کی فضیلت

۱۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ظہر اور عصر کے درمیانی وقت کو زندہ رکھا (یعنی نفل ادا کی) اللہ اسکے دل کو زندہ رکھے گا جب سب دل مر جائیں گے۔

(شیخ عبد القادر، غنیه الطالبین ص ۳۶۷ دارالاشاعت)

سند حدیث: (شیخ عبدالقادر سے) ابونصر اپنے والد سے از عمر بن احمد از عبداللہ بن محمد از صالح بن مالک از جعفر بن عمر بن ابی عمرو از عطاء

نماز کے بعد کی مسنون دعا

۱۶۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نماز پڑھی اور اسکو ہلکا

کیا۔ جب وہ نماز پڑھ چکے تو میں نے اُن سے اس کا ذکر کیا۔ تو فرمایا میں نے وہ دعائیں مانگیں ہیں۔ جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھیں۔ کہا کہ پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ چلے اور اُنکی طرف سے ایک مرد کھڑا ہوا اور اسکے پیچھے ہوا (راوی) کہتے ہیں کہ وہ میرا باپ تھا۔ اس نے دعا کی نسبت اُن سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ دعا یہ ہے۔

اللھم بعلمک الغیب علی الخلق احیبی ما کانت الوھات واسالک خشیتک فی الغیب والشھادۃ واسعا لک کلمۃ الحکمت فی الرضاء والغضب والسئلک قرۃ عین واسالک الرضاء عند القضاء اسالک بردالعیش بعد الموت واسالک نظر الٰی وجھک والشوق الٰی لقائک فی غیر ضراء مضرۃ ولا فتنۃ مضلۃ اللھم زینا بزینۃ الایمان واجعلنا ھداۃ مھتدین۔

(امام ابوالحسن شطنوفی، بھجۃ الاسرار ص ۴۳۷ شبیر برادرز)

سندِ حدیث: شیخ امام عارف ابو محمد عبدالقادر بن ابی صالح جیلی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ابوبکر بن مظفر بن حسین بن سوسن التمار سے، وہ ابوعلی الحسن بن احمد بن ابراہیم بن الحسن بن محم شاذان بزاز سے، وہ ابوبکر محمد بن العباس بن نجیح سے، وہ جعفر بن محمد بن شاکر سے، وہ عفان سے، وہ حماد بن یزید سے، وہ عطاء بن سائب سے، وہ اپنے والد سے،

یہ حدیث سنن نسائی میں بھی موجود ہے۔

مغرب کے نوافل کی فضیلت

۱۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی نے مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھیں اور اِن کے درمیان کلام نہیں کیا تو یہ رکعتیں بارہ سال کے عبادت کے برابر ہونگی۔

(شیخ عبد القادر، غنیہ الطالبین ص ۳۴۷ دارالاشاعت)

سندحدیث: (شیخ عبدالقادر سے) ابونصر اپنے والد کی اسناد سے بیان کرتے ہیں از ابوالفتح محمد بن

احمد بن الفوراس حافظ از بشر از محمد ابن سلیمان مقیصی از زید بن حباب از عبداللہ بن خشعم از یحیٰی بن ابی کثیر از ابی سلمہ

یہ روایت سنن ابن ماجہ میں پائی جاتی ہے۔

نماز عصر و فجر کے بعد ذکر

۱۸۔ حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک اگر لوگوں کے ساتھ بیٹھا میں ذکر الٰہی کرتا رہوں اور تکبیر و تہلیل میں مشغول رہوں تو مجھے یہ عمل دو غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ اور نماز عصر سے غروب آفتاب تک اگر ذکر الٰہی کرتا ہوں تو اولادِ اسماعیل میں سے چار غلام آزاد کرنے سے مجھے زیادہ پسند ہے۔

(شیخ عبد القادر، غنیہ الطالبین ص ۳۶۲ دارالاشاعت)

سندحدیث: (شیخ عبدالقادر سے) ابونصر اپنے والد کی اسناد سے بیان کرتے ہیں از ابوعلی اسماعیل بن محمد بن اسماعیل خطی از محمد بن یعقوب از حدیبہ بن خالد قیسی از حماد بن سلمہ از علی بن زید از شعبی

ماہ رجب کی نماز و روزہ کی فضیلت

۱۹۔ حضرت سلمان فارسی سے فرماتے ہیں کہ رجب کا چاند چڑھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے سلمان! جو مومن مرد و عورت اِس مہینے میں تیس رکعات نماز ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ تین بار سورہ اخلاص اور تین بار سورہ الکافرون پڑھے اللہ تعالیٰ اِس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ پورا مہینہ روزہ رکھنے والے کے برابر ثواب عطا کرتا ہے، آئندہ سال تک نماز پڑھنے والوں میں شمار ہوتا ہے۔ ہر دن اِس کے لئے شہداء بدر میں سے ایک شہید کا عمل اٹھایا جاتا ہے ہر روزے کے بدلے اس کے لئے ایک سال کا ثواب لکھا جاتا ہے اور ایک ہزار درجے بلند کیا جاتا ہے۔ اگر وہ پورا مہینہ روزہ رکھے اور یہ نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسے جہنم سے نجات دے گا اور اُس کیلئے جنت واجب کریگا اور وہ اللہ کی جوارِ رحمت میں ہوگا۔۔۔۔۔۔

(شیخ عبد القادر،غنیه الطالبین ص ۴۳۱دارالاشاعت)

سندِ حدیث: شیخ امام ہبۃ اللہ بن مبارک سقطی نے ہمیں (غوث الاعظم) خبر دی کہ ہم سے محمد بن احمد محاملی نے علی بن محمد اسماعیل بن محمد صغار سے، انھوں نے سعد بن نصر بن منصور بزاز سے، انھوں نے سفیان بن عیینہ سے بواسطہ اعمش اور طارق بن شہاب،

ماہ شعبان کے روزے کی فضیلت

۲۰۔حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے تھے حتیٰ کے ہم کہتے تھے کہ آپ افطار نہ کرینگے اور افطار کیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ ہم کہتے کہ روزہ نہ رکھیں گے۔ اور میں نے کبھی رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے پورا مہینہ روزے رکھے ہوں سوائے ماہِ رمضان کے اور میں نے آپکو شعبان سے بڑھ کر زیادہ روزے رکھے ہوئے کسی اور مہینہ میں نہیں دیکھا۔

(امام ابوالحسن شطنوفی،بهجة الاسرار ص ۴۳۲ شبیر برادرز)

سندِ حدیث: شیخ امام شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر بن ابی صالح جیلی نے بطور اجازت کے خبر دی، ہم کو شیخ نصر ابومحمد بن بناء نے اپنے والد ابوعلی الحسن سے، انھیں ابوالحسن علی بن احمد بن عمر بن حفص مقری نے، ابوالفتح حافظ کے تابع ہو کر خبر دی، انھیں ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے، انھیں اسحاق بن الحسن نے، انھیں عبداللہ بن مسلمہ نے، انھیں امام مالک بن انس نے، انھیں ابو النضر مولیٰ عمر بن عبیداللہ نے، انھیں سلمہ بن عبدالرحمٰن نے،

یہ روایت صحیح بخاری، سنن ابوداؤد اور مصنف عبدالرزاق میں بھی موجود ہے۔

مکروہاتِ روزہ

۲۱۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں روزے اور وضو توڑ دیتی ہیں۔ جھوٹ بولنا، چغلی کھانا، غیبت کرنا، شہوت کے ساتھ (کسی

مرد و عورت کو دیکھنا) اور جھوٹی قسم۔

(شیخ عبد القادر،غنیه الطالبین ص ۲۴۴دارالاشاعت)

سندِ حدیث: ہم (شیخ عبدالقادر) نے ابونصر محمد بن بناء سے، وہ اپنے والد شیخ ابوعلی بن احمد بن عبداللہ البناء نے محمد حافظ سے، وہ عبداللہ سے، وہ جعفر بن محمد جمال سے، وہ سعید بن عتبہ سے، وہ بقیۃ بن مخلف سے، وہ محمد بن حجاج سے، وہ خاقان سے،

ایام بیض کے روزے

۲۲۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرہ تاریخ کا روزہ ایک لاکھ تیرہ ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے اور چودہ تاریخ کا روزہ دس ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے اور پندرہ تاریخ کا روزہ ایک لاکھ تیرہ ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے۔

(شیخ عبد القادر،غنیه الطالبین ص ۳۳۸دارالاشاعت)

سندِ حدیث: (شیخ عبدالقادر سے) ابونصر نے، ان سے ہلال بن محمد از نقاش از حسین بن سفیان از سلیمان بن یزید مولیٰ بنو ہاشم از علی بن یزید از عبدالملک بن ہارون از سعید بن عثمان، حضرت علی بن حسین بن علی بن ابوطالب سے

صائم الدھر

۲۳۔امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہترین روزے داؤد علیہ السلام کے ہیں (ایک دن روزہ چھوڑ کر دوسرے دن روزہ رکھنا) جس نے ہمیشہ روزے رکھے اُس نے اپنا نفس اللہ کو ہبہ کر دیا۔

(شیخ عبد القادر،غنیه الطالبین ص ۳۲۷ دارالاشاعت)

سندِ حدیث: (شیخ عبدالقادر سے) ابونصر اپنے والد سے، از ابوالحسن علی بن احمد مقری از ابراہیم بن احمد قرمیسنی از حسن بن سہل از ابراہیم بن ابی نجار از صفوان بن سلیم از علقمہ بن ابی علقمہ،

رجب محترم مہینہ ہے

۲۴۔حضرت ابوسعیدالخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: رجب محترم مہینوں میں سے ایک ہے۔اسکے دن چھ آسمانوں کے دروازوں پر لکھے ہوئے ہیں جب کوئی اِس کے دن میں پرہیزگاری کے ساتھ روزہ رکھتا ہےتو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اسکی مغفرت کردی اور جو روزہ پرہیزگاری کے ساتھ نہیں رکھتا تو اس کیلئے مغفرت نہیں ہے اور فرمایا کہ: وہ اپنے آپ ہی کو دھوکا دے رہا ہے۔

(ملاعلی قاری الحنفی،تفریح الخاطر الفاتر ص ۳۱ مئوسسة الشرف)

سندِ حدیث: (شیخ عبدالقادر) ہم نے شیخ ہبۃ اللہ سے،انھوں نے حسن بن احمد بن عبداللہ الفقیہ حنبلی سے،انھوں نے محمد بن احمد بن عیسیٰ رزین البرامینی سے،انھوں نے اسمٰعیل بن یحییٰ سے،انھوں نے مسعر بن کدام بن عطیہ عوفی سے،

یہ روایت سنن نسائی مع سیوطی اور صحیح مسلم میں بھی ملتی جلتی حدیث موجود ہے۔

جمعرات کو سفر شروع کرنا سنت ہے

۲۵۔حضرت کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ سفر کا ارادہ فرماتے تو اس کو جمعرات کے دن شروع کرتے۔

(ابن رجب حنبلی،ذیل طبقات الحنابلة ج ۱، ص ۲۰۵ مکتبة مشکاة الاسلامیه)

سندحدیث: شیخ عبدالقادر بن ابوصالح الجیلی کو ابو غالب محمد بن حسن بن احمد باقلانی نے خبر دی،انھیں ابوعلی حسن بن احمد بن شاذان نے،انھیں احمد یعنی ابن سلمان النجاد نے،انھوں نے حسن یعنی ابن مکرم سے سنا،انھوں نے عثمان بن عمر سے،انھوں نے یونس سے،انھوں نے زہری سے

،ابن کعب بن مالک سے،

یہ حدیث مسند احمد میں بھی ملتی ہے۔

اسلامی مہینوں کی فضیلت

۲۶۔حضرت انس رضی للہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رجب اللہ کا مہینہ ہے،شعبان میرا اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔

(شمس الدین الذہبی،تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام ج۲۸، ص ۳۵۰دارالکتب العربی)

سندحدیث: شیخ عبدالقادر بن ابی صالح الجبلی نے ہبۃ اللہ سقطی سے سنا،انھوں نے ابوالفضل جعفر بن یحییٰ مکی سے،انھوں نے حسین بن سعید بصری سے،انھوں نے اپنے والد سے، وہ خلف بن عبداللہ صنعانی سے،وہ حمید الطّویل سے،

یہ حدیث کشف الخفاء اور اتحاف السادۃ میں بھی پائی جاتی ہے۔

یوم عرفہ کی فضیلت

۲۷۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی دن یوم عرفہ سے افضل نہیں،اس دن اللہ تعالیٰ زمین والوں کے ذریعہ آسمان والوں پر فخر کرتا ہے، وہ فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو دیکھو پرگندہ غبار آلود بال دور دراز راستوں سے آئے ہیں۔وہ میری رحمت کے طلبگار ہیں اور میرے عذاب سے ڈرتے ہیں یومِ عرفہ سے زیادہ دوزخ سے رہائی کا دن کوئی دوسرا نظر نہیں آتا۔

(ملاعلی قاری الحنفی،تفریح الخاطر الفاتر ص ۳۹ مئوسسة الشرف)

سندحدیث:ہمیں (شیخ عبدالقادر)ہبۃ اللہ بن مبارک نے خبر دی،انھیں علی بن محمد بن ناجیہ

نے ،انھوں نے عمر بن حفص ابوعمرو سے،انھوں نے ہشام دسوائی سے،انھوں نے ابوزبیر سے،
یہ حدیث مسند احمد میں بھی ملتی ہے۔

ذی الحجۃ کی فضیلت

۲۸۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمام دنوں میں ذی الحجہ کے دس دن افضل ہیں۔فرمایا اور اس میں عمل کرنے والے کے مثل کوئی نہیں سوائے اِس آدمی کے جس کے چہرہ خاک آلود ہو جائے۔

(ملاعلی قاری الحنفی،تفریح الخاطر الفاتر ص ۳۶ مئوسسۃ الشرف)

سند حدیث: ہم (شیخ عبدالقادر نے) شیخ ابو البرکات سے،انھوں نے فضل بن محمد القصار اور اصبھانی سے،انھوں نے ابوسعید الحسن بن علی بن سہلان سے،انھوں نے عبداللہ بن محمد الوراق سے،انھوں نے ابوبکر بن محمد البزار سے،انھوں نے ابوکامل الفضیل بن حسین جحدری سے،انھوں نے ابوعاصم بن ہلال سے،انھوں نے ایوب سے،وہ ابوزبیر سے،
اس سے ملتی جلتی روایت جامع ترمذی میں بھی موجود ہے۔

جمعہ کی فضیلت

۲۹۔حضرت امیر المومنین علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کا دن ہوتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام صبح ہی سے مسجد الحرام (کعبہ) میں اپنا جھنڈا گاڑ دیتے ہیں اور دوسرے ملائکہ بھی اِن مساجد کو جا کر جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے اپنے جھنڈے اور نشان مسجدوں کے دروازوں پر قائم کر دیتے ہیں۔پھر چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم کھولتے ہیں۔جمعہ کی نماز کے لئے جلدی آنے والوں کے نام ترتیب وار لکھتے ہیں۔مسجد میں پہلے داخل ہونے والے جب ستر کے تعداد میں ہو جاتے ہیں تو کاغذ تہہ کر دیا جاتا ہے۔جمعہ میں پہلے سے آنے والے یہ ستر آدمی

اُن ستر آدمیوں کی طرح ہوتے ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے منتخب کئے تھے۔جو منتخب ہوئے وہ نبی تھے۔پھر ملائکہ صفوں میں شامل ہو کر لوگوں کو تلاش کرتے ہیں۔فلاں کیوں نہیں آیا۔دوسرا جواب دیتا ہے کہ وہ فوت ہو گیا۔سوال کرنے والا کہتا ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو وہ جمعہ کا پابند تھا۔پھر کہتے ہیں کہ فلاں کو کیا ہوا۔جواب دیا جاتا ہے کہ وہ سفر میں ہے۔سائل کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو اپنے امان میں رکھے وہ جمعہ کا پابند تھا۔سائل کہتا ہے کہ فلاں کو کیا ہوا۔جواب آتا ہے کہ وہ بیمار ہے۔سائل کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو شفاء عطا فرمائے وہ جمعہ کا پابند تھا۔

(شیخ عبد القادر،غنیہ الطالبین ص ۳۲۵ دارالاشاعت)

سند حدیث: ہم (شیخ عبدالقادر) کو ابونصر نے خبر دی،انھیں انکے والد نے فرمایا: ہم نے محمد بن احمد الحافظ سے،وہ ابوعلی محمد بن احمد صواف سے،وہ ابوعباس عبداللہ بن صقی سے،وہ اسحاق بن ابراہیم ابوصالح الخزار سے،وہ عمرو بن شمس سے،وہ سعد بن طریف الاسکاف سے،وہ اصبغ بن نباتۃ سے،
اس سے ملتی جلتی حدیث امام شافعی نے اپنی سنن میں،امام احمد نے مسند میں اور امام نسائی نے سنن الکبریٰ میں روایت کی ہے۔

ستائیس رجب کی نماز کی فضیلت

۳۰۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو ستائیسویں رجب کو روزہ رکھے تو اسکے لئے ساٹھ روزوں کو ثواب لکھا جاتا ہے اور وہ دن ہے جب حضرت جبرائیل علیہ السلام پہلی دفعہ نبی ﷺ کے پاس تشریف لائے۔

(ملاعلی قاری الحنفی،تفریح الخاطر الفاتر ص ۳۲ مئوسسۃ الشرف)

سند حدیث: ہم (شیخ عبدالقادر) نے شیخ حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب سے،انھوں نے عبداللہ بن بشرین سے،وہ علی بن عمر سے،وہ ابونصر جیشون بن موسیٰ خلال سے،وہ علی بن سعید

دیشلی سے، وہ ضمیر بن ربیعۃ قرشی سے، وہ ابن شوذان سے، وہ مطرف وراق سے، وہ شہر بن حوشب سے،

قیام مزدلفہ کی فضیلت

۳۱۔حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ روزِ عرفہ کی شام کو ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے قیام فرمایا۔جب چلنا کا ارادہ کیا تو لوگوں کو خاموش کروایا۔لوگ چپ ہوگئے۔ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارے رب نے اِس دن تم پر بڑا کرم فرمایا تمہارے نیکوں کے طفیل بدکاروں کو بھی بخش دیا اور سوائے ایذا رسانی کے تمہارے گناہ معاف کر دیئے۔چلو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر، جب ہم مزدلفہ پہنچے تو لوگوں کو حضور ﷺ نے ٹھہروا دیا اور خاموش کر دیا، لوگ چپ ہوگئے، تو فرمایا: اے لوگو! آج اِس دن اللہ تعالیٰ نے تم پر بڑا احسان کیا تمہارے نیکوں کے سبب بدکاروں کو بھی بخش دیا اور نیکوں نے جو کچھ مانگا عطا فرمادیا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دیا اور تمہارے رنج دیئے ہوئے بھی معاف کر دیئے اور رنج دینے والوں کے ثواب کا بھی ذمہ دار ہوگیا۔چلو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر، ایک اعرابی اونٹنی کی مہار پکڑ کر کھڑا ہوگیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم سے جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔کوئی عمل ایسا نہ رہا جو میں نے نہیں کیا اور میں جھوٹی قسم پر حلف کھاتا ہوں جن لوگوں کا آپ نے بیان فرمایا میں بھی اُن میں شامل ہوں۔فرمایا اگر آئندہ سے تو ازسرنو اچھے کام کریگا۔تو گزشتہ گناہ بخش دیئے جائینگے، مہار چھوڑ دے۔

(ملاعلی قاری الحنفی، تفریح الخاطر الفاتر ص ۴۰ مئوسسۃ الشرف)

سند حدیث: ہم (شیخ عبدالقادر) نے ہبۃ اللہ بن مبارک سے، وہ ابوالفتح محمد بن احمد مصری عرف بالبابین سے، وہ علی بن احمد الدقاء سامری سے، وہ ابراہیم بن عبدالصمد ہاشمی سے، وہ ابو مصعب سے، وہ امام مالک بن انس سے، وہ نافع سے،

مغفرت کی رات

۳۲۔حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حبیب اللہ ﷺ نے فرمایا: نصف شعبان کی رات میں اللہ تعالیٰ قریب والے آسمان میں نزول فرماتا ہے اور سوائے مشرک، دل میں کینہ رکھنے والے، قطع رحمی کرنے والے اور بدکار عورت کے ہر مسلمان کو بخش دیتا ہے۔

(شیخ عبد القادر، غنیہ الطالبین ص۲۵۳ دارالاشاعت)

سند حدیث: ہم (شیخ عبدالقادر) نے ابونصر سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے عبداللہ بن محمد سے، وہ اسماعیل بجلی بن عمر سے، وہ عمرو جہی بن موسیٰ سے، وہ زید بن علی سے وہ بسلسلہ آباء کرام (یعنی اپنے والد زین العادین سے، وہ امام حسین سے)

یہ حدیث سنن ابن ماجہ میں بھی موجود ہے۔

ایام کی فضیلتیں

۳۳۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کے دن مٹی کو پیدا کیا اور اتوار کے دن پہاڑوں کو اور پیر کے دن درختوں کو اور منگل کے دن مکروہات کو اور بدھ کے اچھائیوں کو اور جمعرات کے دن زمین پر چوپائے پھیلائے اور حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر و مغرب کے درمیان آخری ساعت میں پیدا کیا۔

(شیخ عبد القادر، غنیہ الطالبین ص۳۳۷ دارالاشاعت)

سند حدیث: (شیخ عبدالقادر سے) ابونصر اپنے والد کی اسناد سے از ابوالحسن ابن احمد مقری از ابو الحسین احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی از عباس بن محمد بن حاتم دوری از حجاج بن محمد اعوار از ابن جریج،

یہ حدیث صحیح مسلم، مسند احمد اور سنن بیھقی میں بھی پائی جاتی ہے۔

نکاح کا مسنون خطبہ

۳۴۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ خطبہ نکاح سکھایا:

اللہ تعالیٰ کیلئے تعریف ہے ہم اِس کی ثناء کرتے ہیں، اُس سے مدد مانگتے ہیں۔ اِس سے معافی چاہتے ہیں، اپنے نفسوں کی برائی اور اپنی بداعمالیوں سے اِسکی پناہ مانگتا ہوں۔ جسکو وہ ہدایت کردے۔ اسکو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ چھوڑ دے، اسکو راہ راست پر کوئی لانے والا نہیں۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ لوگوں اپنے اس رب سے ڈرو۔ جس نے تم کو ایک آدمی سے پیدا کیا۔ اسی سے اُس کا جوڑا پیدا کیا۔ اور اِن دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ جس کے واسطے سے تم مانگتے ہو اور قطع رحمی سے بچتے رہو، بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے نگران ہے۔ اے اہل ایمان! اللہ سے ڈرو اور پکی بات کہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال تمہارے لئے درست کردیگا اور تمہارے گناہ معاف کردیگا۔ جو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کا حکم مانے گا اِس کو بڑی کامیابی حاصل ہوگی۔

(شیخ عبد القادر، غنیه الطالبین ص ۸۰ دارالاشاعت)

سند حدیث: (شیخ عبدالقادر نے) شیخ ھبۃ بن مبارک بن موسیٰ سقطی سے، بغداد میں بحوالہ قاضی مظفر ہناد بن ابراہیم بن محمد بن نصر نسفی سے، وہ قاضی ابو عمر قاسم بن جعفر بن عبدالواحد ہاشمی بصری سے، وہ محمد بن احمد مولوی سے، وہ ابوالاحوص سے، وہ ابوداؤد سے، وہ محمد بن سلیمان انباری مفتی سے، وہ وکیع سے، وہ اسرافیل سے وہ ابوعبیدہ سے،

یہ روایت اور اس کی سند جو ابوداؤد تک ہے وہ سب سنن ابوداؤد میں پائی جاتی ہے۔

یوم عرفہ پر فرشتوں کی آمد

۳۵۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ سب یومِ عرفہ میں جمع ہوتے ہیں۔ حضراتِ جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور خضر علیہم السلام عرفات میں ملتے ہیں۔ پس حضرت جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ۔ میکائیل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ماشاء اللہ کل نعمۃ من اللہ۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ماشاء اللہ الخیر کلہ بید اللہ۔ حضرت

خضر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ماشاء اللہ لایدفع السوء الا اللہ۔ پھر وہ منتشر ہو جاتے ہیں اور اس (عرفہ) سے پہلے جمع نہیں ہوتے۔

(ملاعلی قاری الحنفی، تفریح الخاطر الفاتر ص ۴۴ مئوسسة الشرف)

سند حدیث: ہم (شیخ عبدالقادر) نے ہبۃ اللہ سے، انھوں نے حسن بن احمد سے، وہ عبداللہ بن احمد الازہری سے، وہ ابوطالب بن احمد ابن السکری سے، وہ اسمٰعیل سے، وہ عباس الدوری سے، وہ عبیداللہ بن اسحاق عطار سے، وہ محمد بن مبشر القیسی سے، وہ عبداللہ بن الحسن سے وہ اپنے والد سے، وہ انکے دادا سے،

قربانی کرنے کا ثواب

۳۶۔ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی قربانی کا جانور قربانی کے دن ذبح کرنے کیلئے پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اِسکو جنت کے قریب کر دیتا ہے۔ جب ذبح کرتا ہے تو خون کا پہلا قطرہ گرنے سے قبل اُس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور قیامت کے دن اِس قربانی کو سواری بنا دیگا۔ قربانی کے بال اور اون کی گنتی کے حساب سے نیکیاں دی جائینگی۔

(ملاعلی قاری الحنفی، تفریح الخاطر الفاتر ص ۴۴ مئوسسة الشرف)

سند حدیث: (شیخ عبدالقادر نے) ہبۃ اللہ سے، انھوں نے احمد بن محمد بن حارث معدل کوفی سے، وہ قاضی محمد بن محمد بن عبداللہ جعفی سے، وہ وہ محمد بن جعفر اشجعی سے، وہ علی بن منذر طرفی سے، وہ ابن فضیل سے، وہ ہشام سے، وہ عروہ سے، وہ عبداللہ (ابن زبیر) سے،

اس سے ملتی جلتی روایت کو امام ترمذی نے اپنی جامع میں نقل کیا ہے۔

انبیاء پر انعاماتِ الٰہی

۳۷۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کی فرمایا: ذی الحجہ کے عشرہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی دعا قبول کی اور انکو رحمت سے نوازا۔اسوقت وہ عرفہ میں تھے،عرفہ میں حضرت آدم علیہ السلام نے لغزش کا اعتراف کیا۔اسی عشرہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ کے لقب سے ملقب ہوئے،اپنا مال مہمانوں کی مہمانی کیلئے،اپنی جان آگ کیلئے،اپنے بیٹے کو قربانی کیلئے دے ڈالنے کیلئے،سوائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کسی کا توکل درست نہیں ہوا۔اسی عشرہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف کی تعمیر کی۔آیت میں آیا ہے کہ واذ یرفع ابراہیم القواعد من البیت واسمعیل الخ،اسی عشرہ میں حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے شرف سے نوازا گئے۔اسی میں حضرت داؤد علیہ السلام کی لغزش معاف کی گئی،اسی عشرہ میں لیلۃ المباہاۃ ہے۔

(امام الذہبی ،میزان الاعتدال ج ۱،ص ۵۶۴ شبیر برادرز)

سند حدیث: شیخ عبدالقادر شیخ ابوالبرکات نے بروایت ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بروایت احمد بن احمد بن ذرقوز بروایت محمد بن عبداللہ شافعی بروایت محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بروایت عمرو بن عثمان بروایت ولید بروایت مبارک بروایت خالد بن الحذاء بروایت عکرمہ از عبداللہ بن عباس سے،

منافقین کی پہچان

۳۸۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب میں کعبہ کے پردے کے پیچھے تھا ،تین بڑے پیٹ والے وہاں داخل ہوئے ،وہ بہت ناسمجھ تھے اور اپنے آپ کو قرشی ظاہر کر رہے تھے،ہم اسکی بات سنیں گے لیکن مانیں گے نہیں۔حضرت عبداللہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو اِنکی باتوں سے آگاہ کیا۔آپ نے فرمایا پس قرآن نازل ہوا،﴿تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے ہو کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان،تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں لیکن تم تو یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ اللہ

تعالیٰ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا﴾

(عز الدین عبدالرزاق حنبلی،تفسیر رموزالکنوز زیر سورہ فصلت آیت ۱۹)

سند حدیث: ابومحمد عبدالقادر بن ابی صالح بن عبداللہ جیلی بغدادی نے فرمایا: ہمیں ابوبکر احمد بن مظفر بن سوسن التمار نے ،انھیں ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان البزار نے،انھیں ابوبکر محمد بن العباس بن نجیح نے خبر دی،انھوں نے محمد بن سلمہ سے،وہ یزید بن ہارون سے،وہ المسعودی سے ،وہ الاعمش سے،وہ ابی وائل سے،

یہ روایت صحیحین میں پائی جاتی ہے یعنی حدیث متفق علیہ ہے

شوال کی نماز

۳۹۔حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی شوال میں دن یا رات میں آٹھ رکعت پڑھے۔ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص پندرہ بار پڑھے،جب نماز سے فارغ ہو جائے تو ستر بار سبحان اللہ کہے اور رسول اللہ ﷺ پر ستر بار درود پڑھے،قسم اُس ذات کی جب نے مجھے نبی ﷺ بنا کر بھیجا،جو کوئی یہ نماز ادا کرے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں حکمت کے چشمے جاری کر دیگا،اور نطق میں اِس کا ساتھ دیتا ہے۔اسکو دنیا کی بیماریاں اور اُن کا علاج بتا دیتا ہے۔قسم اُس ذات کی جس نے مجھے سچے دین کے ساتھ بھیجا،جس نے یہ نماز ادا کی جسطرح بیان کی گئی ہے تو اُس کے سجدے سے سر اُٹھانے سے قبل اللہ تعالیٰ اسکو بخش دیتا ہے۔اگر اس دوران وہ انتقال کر جائے تو اِسکو شہید کا درجہ دیا جائیگا جس کے تمام گناہ بخشے گئے ہوں۔اور کوئی ایسا نہیں جس نے سفر میں یہ نماز ادا کی مگر اللہ تعالیٰ اسکے مقصد کو آسان کر دیتا ہے۔قسم اُس ذات کی جس نے مجھے دین برحق کے ساتھ بھیجا کوئی بندہ ایسا نہیں جس نے یہ نماز ادا کی اللہ تعالیٰ اسکو ہر حرف اور ہر آیت کے بدلے جنت میں ایک محرفہ عطا کریگا۔آپ سے محرفہ کے بارے میں سوال کیا گیا: جواباً

فرمایا: وہ جنت میں چند باغ ہیں اور اتنے وسیع ہیں کہ اگر ایک سوار سو برس اسکے درختوں کے سائے میں سفر کرے تو طے نہ کر سکے۔

(شیخ عبد القادر، غنیه الطالبین ص۴۲۸ دار الاشاعت)

سند حدیث: (شیخ عبدالقادر) ابونصر سے، وہ اپنے والد سے، وہ ابوعبداللہ حسین بن عمر علاف سے، وہ ابوالقاسم قاضی سے، وہ یعقوب بن عبدالرحمٰن سے، وہ ابوبکر بن جعفر مروزی سے، وہ علی بن معروف سے، وہ محمد بن محمود سے، وہ یحییٰ بن شعیب سے، وہ حمید سے،

فاتح مکہ ﷺ کی شان

۴۰۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھی۔

(امام ابوالحسن شطنوفی، بهجة الاسرار ص۴۴۰ شبیر برادرز)

سند حدیث: ہم نے (شیخ عبدالقادر) محمد بن حافظ امام ابوطاہر اسماعیل بن عبداللہ انماطی سے، وہ قاضی القضاۃ ابوالقاسم عبدالصمد بن محمد بن ابی الفضل انصاری سے، وہ ابومحمد عبدالکریم بن حمزہ بن خضر اسلمی سے، وہ ابوالقاسم حسین بن حسن بن ولید کلابی سے، وہ ابوبکر محمد بن حریم بن محمد عقیلی سے، وہ ہشام بن عمار بن نصر بن میرہ سلمی سے، وہ امام مالک بن انس سے، وہ ابن شہاب زہری سے،